الدرس التاسع

نواں درس

ركعتا الفجر

فجر کی دو رکعات

وہ سنت مؤکدہ جسے آپ ﷺ پابندی سے ادا کرتے تھے انہیں سفر میں چھوڑتے نہ اقامت میں وہ ہے فجر کی دو سنتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "نبی اکرم ﷺ نفل نمازوں میں سے فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی کی پابندی نہیں کرتے تھے جو دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے ادا کی جاتی ہیں"۔[بخاری ۱۱۶۳، مسلم ۷۲۴]۔

ان دو رکعتوں کی فضیلت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:"ساری دنیا سے زیادہ مجھے یہ دو رکعت نماز عزیز و محبوب ہے"۔{صحيح مسلم ۷۲۵}

مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ﴿ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ پڑھی جائے۔ کبھی ﷺ پہلی رکعت میں ﴿ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا... ﴾ {سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۶} پڑھ لیتے اور دوسری رکعت میں ﴿ قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ... ﴾ {سورۃ آل عمران آیت ٦٤} پڑھ لیتے۔ - ان دو رکعتوں کو مختصر پڑھنا مسنون ہے کیونکہ یہی آپ ﷺ کا طریقہ رہا ہے۔

نماز فجر سے پہلے جس کی سنت نماز رہ گئی ہو وہ فوراً بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔ البتہ طلوع آفتاب کے بعد جب سورج چڑھ کر نیزے کے برابر ہو جائے اس وقت سے لے کر زوالِ آفتاب سے کچھ پہلے تک {اس کے بعد زوال تک مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے} ان فوت شدہ سنتوں کو پڑھنا افضل ہے۔

صلاة الضحى

چاشت کی نماز

یہی صلاۃ الاوابین ہے، یہ سنت مؤکدہ ہے، متعدد احادیث میں اس کو پڑھنے کی فضیلت وارد ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہارے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا ہوتا ہے، چنانچہ 'سُبْحَانَ اللَّهِ' کہنا صدقہ ہے، 'الحَمْدُ لِلَّهِ' کہنا صدقہ ہے، 'لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ' کہنا صدقہ ہے، 'اللَّهُ أَكْبَرُ' کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے؛ البتہ چاشت کے وقت دو رکعت نماز ادا کر لینا ان سب سے کفایت کر جاتا ہے"۔{صحيح مسلم ۷۲۰} حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:"مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت کی ہے میں مرتے دم تک انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ ① ہر مہینے کے تین روزے رکھنا، ② نماز چاشت ادا کرنا، ③ سونے سے پہلے وتر پڑھنا"۔ {صحيح البخاري ۱۱۲۴، صحيح مسلم ۷۲۱}

نماز چاشت کا افضل وقت جب دن چڑھ آئے اور سورج کی گرمی میں تیزی آ جائے۔ زوال شمس کے ساتھ اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے کم سے کم دو رکعت اور زیادہ رکعات کی حد مقرر نہیں۔ {لیکن جفت تعداد میں ہوں طاق میں نہ ہوں}۔